

سالار ذی ست ابن الیاس ابن یوسف ذی ست ابن شیخا بن کنڈا بن خیر الدین عسکر خشیون ابن ابراہیم
 المعروف بہ مہر بن ابن قیس عبدالرشید المقلب بہ پٹھان ابن عیص ابن سلول ابن علیہ ابن نعیم ابن مرہ ابن حنڈر ابن
 سکندر ابن زمان ابن مہین ابن ہلول ابن سلیم ابن صلاح ابن قارو ابن اسٹم ابن ہلول ابن کرم ابن عمال ابن
 حدیقہ ابن مہیال ابن قیس ابن عیسم ابن شموئل ابن ہارون ابن قسمر و ابن ابی ابن صہب ابن نلل ابن نوی ابن عالمی ابن تلخ
 ابن ارژندہ ابن مندول ابن سلیم ابن نصرت ابن اریا ابن شاؤل المقلب بطلوت ابن قیس ابن سال ابن صوار ابن محبوب
 ابن الفخ ابن الرش ابن بنیامین ابن یعقوب علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام ابن تاریخ المعروف
 بہ آذر ابن تاجور ابن شروغ ابن رعو ابن فالع ابن ہود علیہ السلام ابن شالح ابن ازفخت ابن سام ابن نوح علیہ السلام
 ابن ملک ابن متوشلخ ابن اورشس علیہ السلام ابن یزدان مہلاہل ابن قینان ابن آئوش ابن شیش علیہ السلام ابن حضرت
 ابوالشتر آدم علیہ السلام۔

اول ظکھار نے اس فتخب التواریخ کو زبان فارسی عبارت سلیس خاطر آئیس لکھا تھا چونکہ فی زمانہ زبان اردو اکثر رائج ہے اور
 زبان فارسی کمتر شائع ہے بنا بر علیہ حسب الایکایے جناب والا خطاب غیم ہائل نصفت و عدالت سحاب مدرافوت و مروت عنوان
 صحیفہ سردری فہرست جریہ والا گہری منہل مکارم اکرام چشمہ مرحم خاص و عام نشین سرفرازی زیب و سادہ محتازی
 مروج آئین دین و ملت محیط بسیط غر و مرتب فرازندہ جہر و لاجاہی فروزندہ مصباح فیروز بختی حضرت افتخار الامرا فخر الملک
 صاحبزادہ محمدا عبید اللہ خان بھادر فیروز جنگ سنی لیش آئی نائب الریاست و ایس پرنسپلٹ محکمہ عالیہ کونسل
 دام دولہ ہوشمتہ - خلعت الصدق حضرت وزیر الدولہ امیر الملکاب نواب محمد زیر خان بہادر حضرت جنگ ابن حضرت امیر الدولہ
 امیر الملک نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم مغفور

<p>عالم ہمہ در عسائے تو باد افتادہ بزیرباے تو باد مخصوص ہر برائے تو باد ہر لحظہ ہر عسائے تو باد خوش و چمن غنائے تو باد</p>	<p>تاہست جہان بقائے تو باد دایم سرکشان آفاق گیتی و بود و ہر پنجہ دروے چہیز کر سہ بنما طرے تو مانغمہ سداست بیل ملک</p>
--	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

نکته: این کتاب در دسترس نیست - ۲ -

[illegible]

تہذیب و تمدن کے ارتقاء میں ہندو مت کی
دوستی و تعاون کی سہولت و فراہمی
شعبہ ہندو مت کی سہولت و فراہمی

تکست در این کتاب
در بیان این کتاب
در بیان این کتاب
در بیان این کتاب
در بیان این کتاب

و کز آنکه در این عالم بخت و قدر است
و کز آنکه در این عالم بخت و قدر است

۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲

[illegible]

کتابخانه ملی ایران

در کمال و کمال
در کمال و کمال

و کتبیست چو کتیجی که در کتب است
بیت که کشته شد در سینه یی که بود

جسکی اک بات میں سوطح شکایت میری سننے آتا ہو نصیحت کے بہانے اکثر مل چکی دزد و کفن بیت و تربت میری بنکے سہارا باؤں شک سچا سحر ملوں روح نکلے گی میری جان مہر رخصت میری ایک کیا لاکہ بھی تجھ سے ہوں جو فتنی برپا	کیا تو مجھ پر خدا جانے کہ اوس کافر نے کچھ تو مرغوب ہو ناصح کو حکایت میری خواب میں ہاتھ مرا پائے صنم تک پہنچا کیا ہی اچھا ہو جو یہ سن پر حکمت میری ضعف کتالہ بجان ہوں اگرچہ لیکن بہند او چٹنے ذرا شور قیامت میری چاہتا ہوں اوسے اللہ رحمت میری	دیکھ کر شکل عدو دیکھی ہو صورت میری بے نشان عشق میان و بہن یا رین ہوں بخت یا ور ہو مددگار ہی قسمت میری کیون نہ فریاد کروں کتنے ہو میں جاؤں گا کوی جانا نکولائے جاتی ہی ہمت میری ہے جو محبوب خدا نادر و عالم حسن
---	---	---

ارمان - خوش بیان جناب سید عبدالرحمن صاحب خلیف اکبر سید حمید الدین صاحب رعنا ملازم نظامت مال صدر ریاست ٹونک عمر ۲۱ سالہ نوخیز جوان خوش خط شیرین زبان شاعری میں صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق کے شاگرد ہیں۔ ان کے یہ اشعار ہیں۔

جو کہ قابو ہیں نہ وہی و طبیعت میری وہ بڑے پیار سے کرتے ہیں شکایت میری نا توانی کو تو تھی مجھ سے عداوت لیکن دیکھنے اونکو نہ دی غور سے حالت میری میں وفادار نہیں غیب فریاد ارسی امتحان لینے میں تکتے ہیں صورت میری	جو نہ نکلے مرے دل سے وہی ہر شہر میری خم کے خم آج پلاوے بجھایو پیرمیان سہری مہر نہیں جیتی مجھے غفلت میری ترک ہو خاک کہ اسکی ہی تر ہو مجھے پہر زمانے سے عبت کیوں شکایت میری آپ سے ایک ہی ارمان بخلا میرا	اونکے شکوہ سے ہی انداز محبت ہی عیان ایک چلو سے تو بہر قی نہیں بیت میری ہائی پیتابی دل تیرا ہوا تو نے کہ مرے ساتھ ہو بدنام محبت میری مدد او جوش محبت کہ ترا وقت آیا کام آئیگی یہ کس وز محبت میری
---	---	--

افغان - سخن توانان محمد رضا خان خلیف حافظ محمد اکبر خان صاحب خلیف اکبر
جاگیر دار موضع پاڑی عمر ۲۰ سالہ - شاگرد مولف - یہ کتب درسیہ مولف -
یہ طرز کلام ہے غزل طرح یا و گار عام ہے -

کتے ہیں ناز سے دیکھو تو موت میری آپ آسان سمجھتے تھے محبت میری	خفگی ہی ہو وہی عین عنایت میری چین پاتا نہیں میں ایک جگہ ہی مہر	دیکھ کر مجھ کو پریشان وہ فرماتے ہیں در بدر مجھ کو پہرانی ہی مصیبت میری
--	---	---

ایجنائب نسبت متنازعہ تصور ہوئی چاہیے کہ آئندہ بھی ہمیں مینوال کا مسئلہ خود کو بکسزم و پیشاری اپنی مدد سے دینے سے
 خاطر ایجنائب رہیں اور اس پر واند کو سند و شہودی مزاج تصور کر کے اپنے پاس رکھیں فقط المرقوم بتاریخ سنہ ۱۳۸۹ قمری
 مطابق سید محمد بن علی اور پورا فرایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا میں سود خطا یا کمین بقصد تصحیح کے
 اسید تخلید ان گلزار معانی اور پورا فرایان گلشن خوش بیانی سے یہ ہے کہ اگر کہیں کتاب ہذا میں سود خطا یا کمین بقصد تصحیح کے
 انیس ہامول۔ براہ عیب پوشی تصحیح کو کام فرمائیں

چونکہ پند آیت از صمد
 نہ نازم بسرمایہ فضل خویش
 بجشائے کانکھ مسدوحی اند
 بگردی کہ دست طعنت مدار
 بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
 حسد یاد دکان بے رونق اند

والیہ المریج والکاب

مقالہ اول - بوئیرہ کنوئہ ریاست دارالاسلام محمد آباد عسکری ٹونک مع کوٹھ پرگنات وغیرہم
 مقالہ دوم مشتملہ حالات حضرت نواب امیر الدولہ بہادر نواب وزیر الدولہ بہادر نواب امین الدولہ بہادر
 مع عہدہ والان ریاست وغیرہ علی قدر مراتب۔

مقالہ اول بوئیرہ کنوئہ ریاست فیض بشارت دارالاسلام محمد آباد عسکری ٹونک مع دیگر پرگنات وغیرہم
 واضح ہو کہ قصبہ ٹونک زیر کوئہ ریاست بربنس پر واقع ہے شہر جے پور سے بجانب جنوب تیس کوس اور علی گڑھ سے
 بجانب مغرب بارہ کوس اور دہلی سے بجانب جنوب و مغرب ایک سو نو کوس اور دارالخیر لاجپور سے بجانب مشرق چالیس کوس اور میواڑ
 سے بطول شمال ایک سو چوبیس کوس ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ۔ طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۵۶ دقیقہ۔ ملک غربی
 و شمالی متعلق ڈیوٹڈ ہے اور شرقی و جنوبی ناگرجال اور یہ اندر گڑھ کی سرحد تک ہے اور وہاں سے سرحد ملک کھڑاڑ اور اڑوٹی کی شروع ہوتی ہے

بیان ابتدائے حال آبادی ٹونک

سمت ۱۰۰۳ بکرمی میں بروز یکشنبہ ماہ بدی ۳۔ مسمی ٹنن پال توڑ برادر راجہ دہلی کو بوجہ کسی سخت برنجش کے اپنے بہائی سے
 جدا ہو کر اس جگہ وارد ہوا اور چند روز یہاں قیام کیا پھر ٹنن پال کو راجہ دہلی نے اپنے پاس بلوایا۔ بروقت روانگی اپنی طرف سے ٹنن پال

دامن شام جدائی سے کرو نہیں پوئند
کوئی فتنہ تو نہیں چا ورت رت میری

ہاتھ آجائے جو کوئی تہی قسمت میری
صافی جدت مضمون عیان ہر قبت

کیون اوٹھا دیتی ہر رو کہ ہو آدم سرد
ہر مگر عالم ایسا و طبیعت میری

جوہر سخن پرور منشی محمد عبد الحکیم خان سیاہ نگار نظامت سائرات خلف جناب سعادت خان صاحب جماعہ دار ملازم سرکار ٹونک متینہ اجنبی ہاڑو قی ابن جناب ہیکن خان صاحب میجر مرحوم۔ عمر ۲۱ سال۔ آبا و اجداد انکے ملک و وہ کے رہنے والے ہیں بعد حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر خلد مکان بہار ہی سید احمد صاحب غازی ٹونک میں آئے انہوں نے بعد بکرتب و رسم یہ برفاقت منشی محمد ابراہیم خان رقم شر کوئی اختیار کی اور جناب صاحبزادہ محمد ضیف خان بہادر ضیف کے شاگرد ہوئے انکے کلام کا یہ رنگ ہی غزل طرح کا یہ ڈھنگ ہے۔

شکل آئینہ بنی عشق میں حیرت میری
آج ہوتی ہر زمانے سے شکایت میری
تم زمانے میں ہو بدنام کہ میں ہوں جتنا
بیروت تجھے کچھ بھی ہو موت میری
کیون سنا کرتے ہو اغیار کے منہ ہر روز
تم تو تم مجھ سے مکر رہی کدورت میری

کچھ نہ کچھ اب تو کل ایگی صورت میری
حسب خواہش کوئی تدبیر بن پڑتی
یہ زمانے میں تمہاری ہو کہ شہرت میری
شکوہ و عہدہ غلامی یہ یہ کہتا ہو سوخ
کیا کہانی ہو میری جان شکایت میری
رہے جو ہر یونہیں چہر اگر الطاف ضیف

کل کا دن تھا کہ وہ شکور تھے دنیا ہر
ماتا ہوں میں تجھے واہ ری قسمت میری
یوں سر زیم قیون اشارے افسوس
میں تو آجاؤں جو آنے دی نزاکت میری
میں تو میں میری تنہا کی ہو مٹی و خراب
ایک دن ہند میں ہو جائیگی شہرت میری

حسن۔ منبع کلام احسن جناب منشی علی حسین خان صاحب خلف الہ یار خان صاحب مرحوم ابن ملا محسن خان صاحب مغفور الخطاب بمحسن الدولہ بہادر ساکن مصطفیٰ آباد عشر راہ پور عمر ۵۵ سال۔ یہ صاحب عرصہ چالیس سال سے بعد ہائے مختلف ملازم سرکار ٹونک ہیں۔ اول چھ سال تک ہستم ذخیرہ رہے بعدہ نو برس تک عدالت فوجداری میں روکار نویس رہے زان بعد پانچ سال تک محکمہ پبلک ورکس میں تحصیلدار رہے اب عرصہ گیارہ سال سے محکمہ سپرنٹنڈنٹ پولیس پرگنات میں بعدہ شہر تہ داری مامور ہیں فن شاعری میں سزا بد شعرائی مستند حضرت استاد لکھنوی سلمہ اللہ القوی سے تلمذ حاصل ہوا چھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔ نزل طرح

ایک دونوں میں رہی ہو ہی شہر میری
کچھ نکلتی ہی نہیں دل کی صورت میری

میں رہوں دل میں تر یو یاز الفت میری
راستہ مانگ کا سید ہاتھ نکلتا ناول

اپنی تصویر ہی وہ اب نہیں چھو دیتے
پہنس گیا کو چہ کا کل میں یہ شامت میری

و کتره یستند که این چندین هم می باشد
و کتره یستند که این چندین هم می باشد
و کتره یستند که این چندین هم می باشد
و کتره یستند که این چندین هم می باشد

و اگر کسی که در این کتاب است
در کتب دیگر باشد و یا در کتب دیگر
باشد و یا در کتب دیگر باشد و یا در کتب دیگر
باشد و یا در کتب دیگر باشد و یا در کتب دیگر

در این کتاب که در این کتاب است
در این کتاب که در این کتاب است
در این کتاب که در این کتاب است
در این کتاب که در این کتاب است
در این کتاب که در این کتاب است

۱- در این کتاب، از هر یک از اینها که در بالا ذکر شد، به تفصیل و با ذکر مثال و توضیح، بحث شده است.

[illegible]

سمت انصاف بخیر کردی و صحت میری
خداوندی منبت بر سر تیر و زاریان

دوستی و محبت و مروت و سخاوت و
 دینداری و عفت و تقوی و
 دینداری و عفت و تقوی و
 دینداری و عفت و تقوی و

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible][illegible]

او که نیستید و کس نیست
 نسبت به او آنچه که از این
 و نیست و نیست و نیست
 چه که از این و نیست

وہی جو حضرت یونس علیہ السلام کے پیچھے تھے وہی ہیں جو حضرت یونس علیہ السلام کے پیچھے تھے

و کتبه در این کتاب است که
— این کتاب به خط میرزا محمد
که تیسری از این کتاب است
الکافی —



بیتاں و سہا
وہاں سہا

卷之六

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

[illegible]

نقد لیامان دل و جان جو سینونپہ شمار
 لٹ ہی ہو میر بازار یہ دولت میری
 تجھ کو روانہ کرے خلق میں شست میری
 جسے چاہا اور سچا باجدرائی آئی
 میں بنائوں ہی تو کچھ اور رگڑ جاتی ہو
 تم بگاڑو یہی تو بن جاتی قسمت میری
 ہڈیاں ہونک و سوز تب فرقت میری
 لاکھ دامن کو مرے عقل نے تھما لیکن
 ان نگاہ تم آمیز ستم اور سی
 او کی خد قہر ہے آفت ہو طبیعت میری
 ہاں کس طرح کٹے گل شب فرقت میری
 تم نہیں ہوش نہیں خبر نہیں خبر بیان نہیں
 جو شش عشق یہ ترغیب جنون خوب نہیں
 قہر موت ہو آفت ہو طبیعت میری
 دل جھلانے سے تو بالکل ہوا کام تمام
 لے لڑی ہو یہاں بھجے دشت میری
 یہ بٹائے نہ بٹے اور وہ گٹائے نہ گٹے
 واہ ری قدر تری واہ ری قسمت میری
 سینے ہمسایوں کے سُن گئے خرد پہنٹے ہیں
 آج کس طرح کٹے گل شب فرقت میری

اگر قلم۔ بے بدل ناشر و ناظم جناب خواجہ میرزا قمر الدین خان صاحب عرف خواجہ مرزا خان و ملوی مترجم بوستان خیال فیروز حضرت
 نجم الدولہ مدبر الملک نواب مرزا اسد اللہ خان غالب و ملوی مرحوم صاحب دیوان۔ عمر ۵۰ سال یہ صاحب ہی حسن اتفاق سے جلد بزم
 مشاعرہ میں شریک ہوئے۔ یہی طبیعت ہو طبیعت کے رنگ کی یہ صورت ہے غزل طرح

مرد و عاشق تنہا بونی رخت میری
 اب کوئی دن کی پر ہواں شب فرقت میری
 غیر نے جا کے سنبھائی نہ قسمت میری
 شادمان غیر ہو کھل گئی قسمت میری
 ایکدن رگم و روغہ میں جانیگی ضرور
 آبرو غیر کی شرم آپ کی غیرت میری
 خاک میں بہر نہ ملاو مجھے حسرت میری
 سایہ قامت کا سہی ساتھ تھا کیون تو
 ناز اور ناز جبار و زاور ٹھانا سیرا
 شکر ت غیر سے آزدہ ہو غیرت میری
 واہ رے عشق گر انباری ہمت میری
 حسرتیں دل کی سردی کی شہادت میری
 عابر و نالہ بشگیر و دوہانی موقوف
 اوکا وعدہ نہیں بیان نہیں اقرار نہیں
 منتظر رہنے کی کچھ ہوگی غارت میری
 یان تو بن بن کے بزم جاتی ہو صورت میری
 وصل کی رات عجبال رہا وقت و راح
 میں انہیں نہایت تھا اور وہ صورت میری

دوست کے پاس لے جاتے ہو مجھ کو راقم
 ساتھ اپنے نہ ڈھونڈنا میں حسرت میری
 رمز۔ رموز و ان غوامض غزنی محمد ابراہیم خان غلت غنی و اکثر محمد خان مرحوم سابق داروغہ سارہ غنی صاحب مرحوم

سیا کی چتری اگرچہ پیشتر سے تھی مگر بجلی کے صدر سے خاک برابر لگی تھی ۱۸۵۴ء بکرمی میں بندت ابنواجی نے ہولکر کی جانچ
پھر چتری بنوائی اور اب تک موجود ہے اس چتری میں دیوار کا کایہ مشہور باسم سیا کہ وافتہ مزاج تھا اکثر ہارکراتا تھا اور اشعار عاشقانہ
پڑھتا تھا اس واسطے سیا کی ٹیکری مشہور ہوئی۔ اور کر کو چھ مذکورہ پر ایک پڑانا مندر ہے کہ اوکو ہر ناجستی کہتے ہیں اور حوض اوسطا و پیر تعمیر ہے
کہ ایام بادش میں لبان دیدہ عاشق پر آب رہتا ہے ۱۸۱۶ء بکرمی میں اقوام کایہ نے مکان اپنونا دیہی کی بنا قائم کی لیکن ناتمام
رہی بعد از ان ۱۸۶۶ء بکرمی میں بیٹی رام دند لعل وغیرہ قانونگو یان ٹونک نے مکان اپنونا دیہی کو تیار کیا اس میں سما لعلہ ۹۹۰۹
صف ہوئے اور زر حاصل اراضی معانی سما لعلہ گنگہ گوشتا میں پوجاری کو معاف کیا مکان اپنونا میں ایک تصویر سنگ سفید سے
تراشی ہوئی قدیم سے تھی مگر فی زمانہ بتاریخ یکم مارچ ۱۳۲۵ء مطابق مسجد ہم ماہ ۱۸۸۳ء عروج نے باین خیال کہ شاید چوت
میں اس تصویر کے جوہرات ہے پاش پاش کر ڈالا ۱۸۸۳ء بکرمی میں لال سنگہ افسر کپو نواب امیر الدولہ بہادر کہ ملقب بخطاب راجہ
بہادر تھا فوت ہوا اسکی چتری لب تالاب چتر ہوج موجود ہے۔ مختار الدولہ محمود خان بہادر ثابت جنگ کی حویلی کے دروازہ
پر یہ تاریخ مرقوم ہے ۵

محمود حوض مسجد الدعیمب ہے

تاریخ اس بنا کی جاے غریبہ

اب یہ مکان اعزاز الامراء الملک صاحبزادہ احمد خان صاحب بہادر شوکت جنگ کے قبض و تصرف میں ہے۔ ۱۸۶۶ء بکرمی میں مختار الدولہ
بہادر نے ایک باوڑی اور ایک مسجد متصل مزار میان گلاب شاہ پیر کے براہ بند بختہ تعمیر کی تھی چنانچہ اوس پر یہ کتبہ مرقوم ہے۔ یا اللہ یا محمد
ابوبکر عسکری عثمان علی۔ امام حسن۔ امام حسین بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

سن زحبی بکرمی ۱۲۲۲ء

باوڑی کردہ بنا محمود خان عالی رحم
۱۲۲۱ء ہجری میں مختار الدولہ بہادر حسب الحکم نواب امیر الدولہ بہادر عامل پرگنہ ٹونک ہوئے اور کو پھر رپیا کے دھن میں چپاونی کی بنا ڈالی
نواب وزیر الدولہ بہادر نے اپنے عہد دولت مہدین اوس چپاونی کا نام کپو دوم رکھا اور میں الدولہ نواب محمد علی خان بہادر نے اپنے
وقت میں اوس کا نام حیدری کپو رکھا نواب امیر الدولہ نے ۱۲۲۳ء میں رود بناس پرشکر کو فوکش کر کے مکان تعمیر کرائے اور اوسکو بھیر کے
نام سے موسوم کیا ۱۲۲۴ء میں جامع مسجد بیکر تعمیر ہوئی ۱۲۳۸ء میں اوس مسجد کا کو تیار ہوا متصل مسجد مولانا حیدر علی صاحب مختار الدولہ بہادر
کا ایک بانچہ ہے اوسکے کنوئین کے پتھر پر شعر کندہ ہے ۵

باغ محمود نے لگایا ہے

چاہ کو چاہ کر بنایا ہے

۱۲۳۸ء

[illegible][illegible][illegible]

۱۹۳۱ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ ۱۹۴۷ء میں لاہور میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۵۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۵۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۵۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۶۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۶۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۶۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۶۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۶۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۷۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۷۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۷۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۷۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۷۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۸۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۹۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۹۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۹۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۹۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۱۹۹۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۰۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۰۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۰۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۰۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۰۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۱۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۱۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۱۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۱۷ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۱۹ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۲۱ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۲۳ء میں لاہور میں بی اے کیا۔ ۲۰۲۵ء میں لاہور میں بی اے کیا۔

۵ — خواجه نصیرالدین طوسی

<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>
-----------------------------	-----------------------------	-----------------------------

۵ — خواجه نصیرالدین طوسی

<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>
-----------------------------	-----------------------------	-----------------------------

۵ — خواجه نصیرالدین طوسی

<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>	<p>خواجه نصیرالدین طوسی</p>
-----------------------------	-----------------------------	-----------------------------

۵ — خواجه نصیرالدین طوسی

جسکو کہتے ہیں فلک ہے یہ غبارِ خاطر
جسکو سمجھتے ہیں مین ہے یہ کدورتِ میری
ایک نذرِ ہوا و تر جاتی ہے صورتِ میری
روز افزون ہو خیال بت کم سنِ دلمین
ضعف کی ہے یہ طرقتی کہ دمِ عکس کشتی
کیون نہور غمزہ منگو نہ طبیعتِ میری

رحمنا۔ فی الواقع جوانِ رخا اسمِ باسنی۔ جناب سید حمید الدین صاحب سرشتہ دار نظامت مال صدر ٹونک خلف
جناب سید محمد سعید صاحب اہلکار ریاست۔ عمر ۲۹ سالہ صاحب دیوان برادر خرد و شاگرد حضرت کلامی۔ انکی طبیعت
نفاق کا مخزن ہے یہ طرز سخن ہے۔

کام آجائے اتنی کہیں الفتِ میری
سیر ہوئی ہی نہیں اس طبیعتِ میری
خلیش غارِ الم صدرِ درو پیہم
ضبطِ یہ ضبطِ محبت یہ محبتِ میری
واعظا شورشِ محشر تو ہو تسلیم مگر
کون کہتا ہے کہ نکلتے گی نہ حسرتِ میری
میرا ہر شعر ہی اک ساغرِ مینا نہ عشق
کاش بن جاؤسی کو چہ میں رتِ پیری
حالِ دل مجھ سے نہ پوچھو میری صورتِ دیکھو
یہ دل زار مر اور یہ بہت میری
کسکے جلوہ نے کیا ہے متحیر ایا
کونسی بات میں کم ہے شبِ فرقتِ میری
غنت سے گھٹ کے بنا صورتِ تصویرِ خیال
مست ہو بادِ الفت سے طبیعتِ میری
میرے قابو میں نہیں ہاں طبیعتِ میری
کیا فرہ ہے غم الفت میں اتنی تو بہ
میری صورت ہی کسے دیتی ہے حالتِ میری
آہ نکلی نہ لبوں سے نہ اوٹھادل سے دہلوان
رنگِ تصویرِ پیری جاتی ہے صورتِ میری
جان کے ساتھ ہے یہ جاٹا کلنا ہے ضرور
تیری فرقت میں ہوئی اتنی یہ حالتِ میری
الفت یار نے مجبور کیا ہے رحنا
میرے قابو میں نہیں ہاں طبیعتِ میری

راغب۔ بجایہ ہر اہل طالب۔ محمد سعید خان خلف جناب محمد شریف خان صاحب رسالہ دار مرحوم انہوں نے کم سن میں
کچھ کتابیں مولف سے پڑھیں اب بعد مورو عرصہ سی سال علم کا شوق ہوا عربی کی زبان کی صرف نحو حاصل کر کے عالمِ فلسفہ
و منطق و معانی و بیان و فقہ حاصل کر رہے ہیں۔ گاہے گاہے شعر کہتے ہیں وہ بھی بہت کم۔ شعر و سخن میں کسی کے شاگرد نہیں
صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب عاشق کی رفاقت میں مجبور ہو کر یہ مذاق اختیار کیا۔ عاشق کا بے لطف کرنا گوارا نہ جانا
یہ رنگِ طبیعت ہے۔ غزلِ طرح

اونہیں اپنی ہی نہیں خاک ہو غیرتِ میری
پیشک اتنی تو مجھے بھی ہو شکایتِ میری
کیا کروں میری تو مٹی میں فاکا چھپو
کیا گلا غیر سے گرا ہو شکایتِ میری
سب تر حسن کو حیرت کھڑی تکتے ہیں
تم بدل جاؤ نہ بدلے گی یہ عادتِ میری
ہاں شوخی کہ وہ کتنی مین مرے شکوہ پر
کون فریاد سنے روز قیامتِ میری
اوسکی پرش پہ یہ راغب نے کہا حسرت

بسا نہ ہو چون عالی مکانے
 سر و سرخیل سرداران عالم
 پیش جو آن فیاض دوران
 بیدار چو نگہ پیش کرد جولان
 ز کین بگرفت چون آن تیغ در دست
 ہم گرگ و غنم در دور عدلش
 بعد از بس دین بار داج است
 بنام نافر نافر گردیدہ گرہ بو
 پے تفسیر خود در قلعه حباص
 بخوبی در جهان ضرب المثل شد
 بجائے آب و گل بس صفت کردند
 ز انوار زرد الماس و گوهر
 تو صیفش سخن دیگر چه را غم
 ز ذات آن مکین این فیض منزل
 چو شادان حُبت تاج بنایش

امیر الدولہ با طرز زدل آرا
 نصیحت فیض او شہت بحر جا
 نگہ کرد نام حاتم کس برینا
 بیک دم شد قیامت آشکارا
 چو گوہر داشت از زین فرق اسدا
 ہی نوشتند یا ہم آب یکجا
 تمامی کفر زائل شد سراپا
 شمیم خلق چون رفتش صبرا
 بنا کردہ مقام فرحت انرا
 سرا اعدا از دیر سنگ خارا
 زیا قوت و گہر الماس بینا
 تو گوئی جلوہ صدمہ پیدا
 کہ بیکایست فکر من درینجا
 اے تائب آباد آباد
 خرد گشتا - من تمام عشرت افزا

اور اسی سال میں رو بردے قلعہ معلیٰ ایک باغ لگایا گیا اور اس کا نام نظر باغ رکھا گیا چنانچہ یہ او کی تالیف ہے

چرخش باغ از قلعه پیش نظر
 ز حسن نوع اشجار خوش سودہ دار
 بسا سنب و لیمون و انہ بھی
 بسا نخل خوش رنگ خوش سایہ دار
 مگر از پئے حرم کین و حسین

نظر باغ نامش ازان شد مگر
 چہ انجیمہ دامد و دنا دنج و نار
 یکے از دیگر بردہ گوئے بھی
 ز بالاتر دوش شد شاخار
 بخدست فز کردہ سر بر زمین

[illegible]

۲۴ - جیسی

ان کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔
 ان کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔
 ان کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔
 ان کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔

[illegible][illegible][illegible]

والتبريد والموت في كل شيء

اوسکی تصویر ہی لادو مجھے اسی مقاصد
 کچھ تو نکلے گی شب بھر میں حسرت میری
 اور وفا غیر سے ہو نوحی قسمت میری
 چلے جا جب کوئی معشوق نظر آتا ہے
 آپ یوں غم نہ کریں تو قسم ہی کہائیں
 گدگداتی ہوئے غاب ہی طبیعت میری
 سہما۔ اختر برج سخن بے بہا جناب مولوی امیر حسن خان صاحب مدرس اسکول صدر ٹوٹا نک خلف جناب مولوی محض غفر علی
 خان صاحب مرحوم ابن جناب مولوی نجف علی خان صاحب مخور عمر ۳۶ سالہ فارسی شعر اکثر اردو کتر کہتے ہیں۔ انکی اشعار کی
 کیا بندش چست ترکیب درست ہے۔

بھکولت ہی تری تھک کو محبت میری
 آپ کس بات پر کرتے ہیں شکایت میری
 میں اور اس شوخ کا محشر میں ہوں شاکو
 نظر آتی نہیں ٹٹھی میں لمانت میری
 یا آئی میں تری شان کریں کے شمار
 اسکے بننے سے بگڑتے ہے طبیعت میری
 لطف ہے بندہ بیدارم بناتے ہیں مجھے
 اور اگر اب ہی نہ وصل تو قسمت میری
 میں وہ ناکام ہوں مجاؤں جن ناکامی میں
 کہیں وہ ہی نہ کرے جا کے شکایت میری
 بعد مرنے کے وہ میت پہ تو کیا آگے گا
 وہ قیہون ٹرے لڑکئی قسمت میری
 دیکھلی شرم چائے نہ پناہ چل ڈالو
 مول لیکر ہی وہ دیتے نہیں قیمت میری
 جس جگہ میں ہوں سہما ساتھ تو قسمت میری
 میں تو یوں کرتا ہوں شکوہ کہ نہ بولے برسوں
 سارے ناکام کریں آگے زیارت میری
 طائر رنگ خاوا و گیا لیکر دل زار
 زندگی میں ہی نہ کی جسے عبادت میری
 میں متانت سے ہی بیٹھوں وہ فراتے ہیں
 صاف کمد و کہ بری لگتی ہو صورت میری
 یہیں بلجائے گا جو کچھ مجھے ملت ہوگا

سوز۔ کلاش تیر جگر دوز۔ غشی بچھی سہامی ولد غشی راج کنوار صاحب نمبر وار قصبہ بلکیہ ضلع کول علی گڑھ ۲۱ سال
 شاگرد مراد شہر استند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی۔

جان لے لیگی کسی نہ شب فرقت میری
 بھکویہ فخر کہ بکتا ہے طبیعت میری
 شکو کرتا ہوں تو نوحی سے وہ کہتے ہیں
 اونکی آنکھوں میں کرے گھر جو تیر میری
 کشش دل میں کہاؤں وہ جگر تہا آئیں
 ہر گھڑی دیکھ کے روئیں تیرت میری
 رایگان جانیگی اگر زہر دلت میری
 چکنی صورت پہ پسلتی ہو ندید و نی طرح
 واہ واہ مجھی سے ہو شکایت میری
 غیر کے ساتھ آنکھوں میں دیکھوں اونکو
 رایگان جائے آئی نہ یہ محنت میری
 اہل مجلس کے نہ آجائیں کلچے سنہ کو
 اونکو یہ ناز کہ بے مثل نہ صورت میری
 کچھ اونکو ہی ہے نرالی ہو طبیعت میری
 ہولو کر جانہ اغیار نہ دیکھیں وہ کہیں
 واہ رنجت مراد واہ رے قسمت میری
 آبر بچشتے ہیں بعد فسا ہی مجھ کو
 محفل عیش میں پوچھو نہ مصیبت میری

مسافریں و متروین بعد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر بساطت مختار الدولہ بہادر تعمیر کئے گئے ہیں چنانچہ تاریخ تعمیر تالاب یہ ہے ۵

فصل خدا شہ محمد امیر بسا کرد محمد و پاک عذیر

حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اسی تالاب کے شمال رخ پر ایک مدرسہ تعمیر فرما کر مدرسہ خلیلیہ نام رکھا ہے۔ عید گاہ باغ شہر سے باہر متصل بناس باغ بفاصلہ ایک میل واقع ہے اور اسکو نواب پندرہویں کہتے ہیں فی زمانہ حضرت امین الدولہ بہادر رئیس حال نے اس میں ایک کٹھی نہایت خوش قطع و خوش وضع بنوائی ہے باہم گراما اکثر حضور اسی باغ میں استراحت فرماتے ہیں بناس باغ شہر سے باہر بفاصلہ ایک میل رود بناس پر واقع ہے اگرچہ یہ باغ بہت دیرینہ سال ہے مگر فی الحال رئیس حال نے از سر نو عریض و طویل احداث فرما کر مکیم باغ کے نام سے موسوم کیا ہے اور اسکے وسط میں ایک حوض نہایت بگنا کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے ایام بارش میں اعلیٰ درجہ کی تفریح گاہ ہے۔ باغ بند بیرون شہر بجانب شرق بفاصلہ ایک کوہ متصل رود بناس باغین کو پہنچے عین واقع ہے اور اسکی کنارہ اعلیٰ پر جانب شرق مکانات پنجہ عمدہ تعمیر کئے گئے ہیں اور اس باغ کے گوشہ جنوبی پر بنڈاب نہایت وسیع و عمیق ہے اور بنڈاب میں جانوران آبی ہر قسم کے رہتے ہیں اکثر حضور نواب صاحب بہادر میان رونق افزا ہوتے ہیں فیروز باغ سمت شمال بیرون شہر بشاہراہ عید گاہ و عسکریہ درمی واقع ہے اسکو انتمارا لامر فخر الملک جناب صاحبزادہ محمد سعید احمد خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی نائب الیاست بر عایت فیروز جنگ فیروز باغ نام رکھا ہے حسن و خوبی اور دلپذیری میں یہ باغ رشک گلزار و فخر ہے چمن چمن طرف بہار ہے اسکے کنارہ مشرقی و شمالی پر ایک بگنا خوش وضع ہے اور اس بگنا میں ایک چوٹا سا حوض فوارہ دار ہے۔ باغ خالہ صاحبہ لب دریا سے بناس واقع ہے اس باغ کو خالہ صاحبہ نواب وزیر الدولہ بہادر بختاؤ سید علی شاہ صاحب نے بعد انتقال دار خالہ شوہر خود اپنے نام سے موسوم کیا ہے بگیم باغ قادی متصل بناس باغ واقع ہے اس باغ کو والدہ ماجدہ حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر نے بعد حضرت نواب امیر الدولہ بہادر لگایا تھا اس میں قبور جناب اخوند محمد یاز خان صاحب والدہ بگیم صاحبہ موصوفہ و دیگر قبور شریف سید علی شاہ صاحب و حافظ میر عالم خاں صاحب و شاہ عالم خاں صاحب موجود ہیں اور علاوہ ان باغات کے اطراف شہر میں اکادون باغ سبز بہین خاص شہر میں چھپڑیں مساجد پنجہ موجود ہیں ازان جملہ تین مسجدیں کلان و خوش قطع میں ایک جامع مسجد واقع امیر گنج شہراہ عام تعمیر کی ہوئی نواب امیر الدولہ بہادر کی ہے چنانچہ اسکی تاریخ پہلے کی گئی ۱۲۹۵ھ میں اس مسجد کی رئیس حال نے ترمیم فرمائی ہے یہ اسکی تاریخ ہے ۵

زہے مسجد و حوض عالی بناس کہ دلچسپ آمد چو دار النعیم
ز سر کردہ پاہر کہ آید دران چو گل بگنا باد بہار نسیم

کسمل ترکون کا ہو کیا کوئی شہسری یا سطرہ شیخ سے مجھ کو نہ بزم سے غرض آکھیں کہل جائیگی کیونکہ جو تیر آئندہ دیکھے چپ کیوں ہوئے شکل تصویر ایا محبت میں محبت یہ محبت میری تجہ میں شوخی ہو غضب نہ بین بلا و سوزی تو نہیں ہو تر ہو تری الفت میری استعد جبکہ تلون ہو ترقی پہ ترا بت پرستی ہی ہو وائے عبادت میری مرثیہ پر ہی ناسنل ہو وادور غبار	آپ کیوں آئے ہیں کیا تیری عبادت میری دیر و کعبہ سے مبرا ہو عبادت میری مجھے کہتے ہیں ان سب کی حفاظت رکھنا تو کہتے تھے کہ بے مثل ہو صورت میری اس دشمن کی بھی توڑی نہیں جاتی حساب فتنہ ہو چال تری آہ قیامت میری چاک اس سبیری ہو گئی پہلے ہی قبا ایک صورت رہے ممکن نہیں سیرت میری دھیان قاتل کا بھی ہو شوق شہادت ہی ہو ہو عیان شیشہ ساعت سے کہ ورت میری ہند کیا شہرہ آفاق ہو شہرت میری	جائے جائے اب غیور حالت میری تھے دیکھا ہو کہاں چاہنے والا کوئی برمن لال میں چل جان میں ہو الفت میری کیا عداوت میں عداوت و عداوت اونکی یہ نزاکت ہو تمہاری یہ نقاہت میری دل کو ہلاتا ہوں اس ہی میں تنہائی میں بندوبست اپنا عبث کرتی ہو حشمت میری دیکھ کر شکل صتم منہ سے کہا لا اللہ پہ محبت ہو مری اور وہ بہت میری صدقہ حضرت استاد سے دیکھو ای شاو ہند کیا شہرہ آفاق ہو شہرت میری
--	---	--

طیش۔ مذاق منہ۔ منشی لالہ امر اولال جمع خرچ نویس محکمہ نظامت سائرات دربار ٹونک شاگر دمولف عمر تنجینا ۷۵ سال
اچھی طبیعت ہے کلام کی یہ صورت ہے۔

رفتہ رفتہ یہ ہونی ہجر میں حالت میری خود بخود او سکو گوارا ہوئی صحبت میری تھم کو کیا سمع خراشی سی ہر صبح مطلب اکیادوست کرے جبکہ حمایت میری	کہ نہ بچانی احبائے ہی صورت میری آپتو جو رستم کچھ نہیں کرتے مجھ پر کہیں اس طرح بھلتی ہو طبیعت میری بے بلائے مرے گھر آپ چلے آئیں گے	یکسبیک آگئی زور و نہ چو قسمت میری مفت بدنام کیا کرتی ہو وحشت میری شکلین سخت پڑیں کیوں نہ عدو کو پیہم آگئی جذبہ بین جس وز طبیعت میری
--	--	--

طیش مہر سے بھی بڑھ چلی عادت میری

ظہیر۔ فصاحت و بلاغت تخمیر۔ جناب سید ظہیر الدین حسین صاحب صنف قصہ ممتاز سابق داروغہ ماہی مراتب شاہ دہلی
حال ملازم سرکار ٹونک۔ عمر تنجینا ۷۵ سال۔ صاحب دود دیوان شاگر دمولف ابراہیم فوق دہلوی۔ خلف اکبر صلاح الدولہ
مرجع رقم خان سید عبدال الدین حیدر خان مرحوم بظن نسخ استاد بادشاہ دہلی۔ ماشاء اللہ اچھا رنگ طبیعت ہے صفحہ تاریخ پر

کی ایجن اور جہنوں کے نام مقرر ہے اور چودھرات سردار گون کے نام ہے۔ واضح ہو کہ ریاست ٹونک واقع ملک راجپوتانہ داخل ریزڈنٹی راجستان ہے اور چودھر گنات متفرق اضلاع پر منقسم ہیں دو پرگنہ داخل ملک راجپوتانہ ہیں اور تین پرگنہ داخل مالوہ سنٹرل انڈیا ہیں پرگنہ ٹونک و ملکپڈہ کے مقدمات محکمہ ریزڈنٹی شہرتی راجپوتانہ واقع ہے پورہ ایجنٹی ہارونی و ٹونک واقع جہاونی دلیہ سے متعلق ہیں اور پرگنہ پٹاؤہ کے مقدمات محکمہ راجپوتانہ مغرب مالوہ واقع چھاؤنی اگر سے متعلق ہیں اور پرگنہ نیماڑہ کے مقدمات محکمہ ریزڈنٹی سیراڑ واقع اور دہپور سے متعلق ہیں۔ اور پرگنہ سونج کے مقدمات ایجنٹی سیوہ علاقہ بہوپال سے متعلق ہیں۔

اس پرگنہ میں چاہ پختہ اس قدر ہیں لگاتار ۴۳ چاہ خام تھیں۔ بیان سیرہ و قسم کا مروج ہے ایک لٹہ روپیہ ہر کھدار کا جسکو میر پختہ کہتے ہیں دوسرا سیرٹہ روپیہ کھدار کا جسکو کچا سیر کہتے ہیں۔ سیرٹہ عین بیان دارا الضرب یعنی لکسال مقرر ہوئی عبارت سکھ روپیہ۔ ضرب ٹونک بہمد ملک معظمہ سلطنت انگلستان قیصر ہند۔

مبارک سکھ زو از فضل یزدان ریس ٹونک ابراہیم علی خان

عبارت سکھ فلوں ضرب ٹونک عمدہ ملک معظمہ انگلستان قیصر ہند محمد ابراہیم علی خان والی ٹونک۔ چونکہ سکھ میں جنور کی علامت ہے اس سبب سے روپیہ سکھ جنور شاہی کہا جاتا ہے۔ ۱۹۶۳ء میں بعد نواب محمد علی خان بہادر ریاست ہذا میں ٹھکانہ مقرر ہوا اول اس ٹھکانہ کا منصرم ہیکو سنگیہ نیوڈاکٹر بشاہرہ معہ کھدار موہتا۔ بعد ازاں لالہ پربلال بشاہرہ و یکصد روپیہ کھدار موہتا رہانی الحال ٹھکانہ کا منصرم سید اصغر علی ہے۔ ریاست ہذا میں بہت سے طبیب ہیں مگر فی الحال سات طبیب مثل سبہ سیمارہ سپہرکت پرتابندہ ہیں ازاں بنگلہ و وحکیم یعنی مولوی سید محمد دائم علی خان صاحب سچہ حکیم پوٹھی سید برکات احمد صاحب معالج خاص حضور افورین و حکیم سید علی حسن صاحب خلف اصغر حکیم سید نثار علی صاحب ساکن احمدہ و حکیم مولوی سید احمد علی صاحب المتخلص بیجاہ و حکیم احمد علی خان صاحب داما حکیم سید سردشاہ صاحب مرحوم و حکیم عابد علی خان صاحب المتخلص بہ کوثر خیر آبادی و حکیم محمد عبدالرحمن معالج اہل خاندان و نیز معالج رسایاے شہر ہیں اور فی زمانہ حکیم محمد یوسف خان خلف جناب حکیم مولوی سلطان محمود خان صاحب ہی اچھے معالج ہیں۔ بیان کہی مدر سے منجانب ریاست مقرر ہیں اون سب کے نگران پرنسپل حسن مرزا صاحب دہلوی بشاہرہ مبلغ ۱۵۰۰ مامور ہیں اکثر اطفال پاس یافتہ موجود ہیں اس پرگنہ میں دوندیان ہیں ایک کا نام بناس ہے اور یہ ندی کوہ آلو سے نکلی ہے علاقہ میوڑ علاقہ جے پور ہوتی ہوئی رود چنیل میں شامل ہوتی ہے فصل ربیع میں خیار و خرزہ و تر بوڑا کو وجود باونجان وغیرہ اس میں بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور سہ کار میں محصول الشرح ضبط فی بیگہ چار روپیہ لیا جاتا ہے۔ دوسری ندی ماوسی ہے کہ موضع گلو و علاقہ ٹونک سے برآمد ہو کر بناس میں شامل ہو گئی ہے۔ اور ایام بارش

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

وہ تو ان دو دنوں میں ہوا کہ اس نے اپنے اس حقیقت میں توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

نہیں ہوتا ہے کہ جو کسی حقیقت میں
 توجہ دے کر اسے سمجھتا ہے
 اس میں شک و شبہ نہ ہوتا ہے
 کہ جو اس حقیقت میں توجہ دے

جان اسی واسطے آپکی ہر لبون پر آکر
 شوخیاں آپکی ہیں یہ کہ شرارت میری
 کیا پلے فاتحہ وہ مستہ محشر آیا
 پاؤں بجاتی ہواں بکے طبیعت میری
 کہ چم مگ بھی سن لیں نہ وصیت میری
 وہ بیان اس لطف سلسل کا بہت رہتا ہی
 زلزلہ میں ہر پس مرگ جو تربت میری
 کیوں برا جانتے مجھ کو حسیناں جہان
 بزم میں غل یا غیب کو کئے کئے
 کہیں پابند جنون ہو نہ طبیعت میری
 ہاتھ ایمان سے اٹھا کر سجدا لفت میں
 ابھی تقدیر اگر ہوتی عنایت میری

عشق - سر اسرفق - منشی سید برکت علی خلیفہ سید علی محمد صاحب ساکن قدیم ہوپال حال خوشاباش ریاست ٹونک عمر ۸۵ سالہ ملازم مفت
 سائر صدر - انہوں نے کتب درسیہ وغیرہ مولف سے پڑھ کر خط تعلیق و تعلق کی شوق اسد جہم بچانی کہ بڑے بڑے خطاطان خوشنویس کی
 سر شوق سے شوق ملاوی مولف کے کئے سے کبھی کبھی شعر بھی کہہ لیتے ہیں یہ انکے اشعار ہیں -

خوب ہواں سے جو پہر جائے طبیعت میری
 کیا بتاؤں میں مہین دیکھ لو صورت میری
 لب پہ آتے ہی دو عالم کو جدا ڈالے گی
 مانے حضرت ناصح جو نصیحت میری
 مجھ کو تو آپ کی جانب سے نہیں کہہ شکوہ
 کوئی آفت سی ہی آفت شب فرقت میری
 کہ حسینو کو ذرا بھی نہیں الفت میری
 تیرا چہ چاہو ابھی تو مرے صدقے میں
 قہر ہے آتش آہ شب فرقت میری
 یوں نہوتا اگر آنا تو وہ چپکا آتے
 آپ کو سوجھ کرتے ہیں شکایت میری
 بعد مردن ہی نہ آئے وہ کبھی تربت میری
 مجھے کیا پوچھتے ہو پھر میں حالت میری
 تیری شہرت جو ہوئی ہی تو بدولت میری
 یوں نہ کہی بک بک سے مرا سر حنائی
 کچھ ہی ہوتی انہیں قاصد جو محبت میری
 کالے ٹکٹتی بڑے ڈالے سے کبھی شکایت ہے
 بل گئی خاک میں اے عشق محبت میری

تخلیق - فصاحت اگین شیخ محمد خلیفہ شیخ نور محمد - تاجر - عمر پچھننا ۲۰ سال انہوں نے بعد مطالعہ کتب درسیہ وغیرہ شعر گوئی کا
 شوق کیا اور فن شاعری میں منشی محمد ابراہیم خان رفر کے شاگرد ہوئے۔

عشق کیسوں پریشان ہو طبیعت میری
 بعد مردن ہی ہو منظور انہیں ذلت میری
 لالہ سان داغ محبت ہی ترا اس دل میں
 دیکھ لے آگے کسی دن جو نقاہت میری
 میرے دل سے نہیں جاتا ہر تصور تیرا
 مجھ کو چلنے نہیں دیتی ہر نقاہت میری
 کیا دیکھا لگی انہی مجھے قسمت میری
 کتنے ہیں دیدہ آہوین ہر میری شوخی
 دیکھو ترک گل افشانی ہمت میری
 اس سے نکلے گی تو یہ کس جہان جا لگی
 تیرے دل میں نہیں آتی ہر محبت میری
 اسے دل میں ہی کہہ دو ہر اوسیت کی طرح
 عیش فاتحہ ٹھکراتے ہیں تربت میری
 اور دل سنگ میں اور پردہ شرارت میری
 بہو بجائے بخدا سب وہ نزاکت اپنی
 میرے دل ہی میں چھین حسرت میری
 کالے کہو ہوں ہر ابھی کو چہ قاتل صحت میری
 کہ مجھے خاک کئے دیتی ہر تربت میری

و بیام کرماخر پڑھ و ہندوانہ دران چنان شیرین ولد یذمی شود کلب بلب نمی چسپد و گنج زبان وی از ذکرش باہم نمی پیوندد و خداوندش کہ خراخر ما
شکر در بار دست و شکر شکر تلوار کار - نوشین لبان شیرین دلبان لبید جان خریدار و بہر منت خواستگار - مذاقش را کہ کام
جان شکر لبان شیرین جی ساز و ذائقہ عداوت سے منجستہ فراد نشان از کویہ کویہ ہواش در خریداری و سبز بختان و فیروز طالعان در
جان نثار می و جان سپاری - مگر آبش خاصہ آب گوہر و یاقوت و زمرد دارد کہ ہارش سفید و سبز و گرش مینارنگ برآید زہی عداوت کہ
بتیمیش لبانی زمر و خندان شیرین بیان رکش رنگ مرغان و لون نشان و نمی برگ بتماش خط و خطا سبب ان محسوس نترن شک غیرت و خجایان ہر کہ گفت نیکو گفت ۵

چسکد از شیرہ او آب حیوان	جزین سیوہ بنا شد میوہ جان
ندارد جز شکر گفتار آئین	ولی در پوست گوید منہ شیرین
لبو شیرین و منہ ہا و سے نماید	کے را این سخن باور نیاید

آن آب شکر لبان جان پرور برده و این صدر زہ الاس در جگر زمرد خندان پری پیکر نمادہ ۵

ز سبزی بہر زمرد لب کشادہ	بہار تازہ در سبزه نہادہ
--------------------------	-------------------------

اگر طوطی خامہ باوصافش ساز و برگ خاموشی و زرد بجاست و از فطر الفعل و دغور خجالت باہجوم کوتاہی بزنگ سوسن کہو و کرد و سنا -
پرگنہ کے دیہات میں اکثر قوم جاٹ اور کٹر قوم مینہ کاشت کار ہیں اور قدیم سے یہ پرگنہ دو ازوہ پٹہ پر تقسیم ہے اس تفصیل سے قصہ لڑک
بگڑی پیلو محمد گدہ بھور ساکنان راولی بوکرنڈی کلان جہانہ مند و اش پرائہ ٹانیر
حضرت ذابا میر الدولہ بہادر کی عملداری سے پہلے زمانے میں قصہ کی آبادی اور آمدنی کم تھی چنانچہ سن ۱۸۳۰ء بکرمی مطابق ۱۲۴۳ء
میں آمدنی پرگنہ یہ تھی ^{۱۸۴۳ء} اور سن ۱۸۶۳ء بکرمی مطابق ۱۲۷۶ء میں یہ آمدنی تھی ^{۱۸۶۳ء} لیاۃ لاگہ

اب مع معانی و جاگیر خالصہ یہ آمدنی ہے ^{۱۸۶۳ء} لیاۃ لاگہ



[illegible]

و کتبه عینه کز این پند فکرا چنانچه
 انداخته اند و بیاید که هر چه از این
 و کتبه در میان خود می بیند
 به هر چه که در این کتاب است
 و کتبه عینه کز این پند فکرا چنانچه
 انداخته اند و بیاید که هر چه از این
 و کتبه در میان خود می بیند
 به هر چه که در این کتاب است

کسی کی جو کچھ دیکھتا ہے وہ
 دیکھ کر ہی کہتا ہے کہ یہ
 جادو ہے۔ یہ تو جادو ہے
 جادو ہے۔ یہ تو جادو ہے
 جادو ہے۔ یہ تو جادو ہے
 جادو ہے۔ یہ تو جادو ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

است بر تیرتیر می کردی و هر چه می بینیدی

چند روزی که در این شهر بود

تاریخ ولادت برآمد ہوئی ہے سید صاحب موصوف ساو قشطنبی سے ہیں۔ اور ساو قشطنبی قطب لاقطابا قطب لدین غازی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے۔ مولف نے انکے حالات منتخب التواریخ مولف غفرلہ میں لکھے ہیں مثنوی مصداق اسلام ترجمہ توح الشام اس کے یادگار عام ہے۔ یہ طرز کلام ہے۔

فرقت یار میں بگڑی ہے یہ حالت میری	آشنا ہی نہیں بچا تے صورت میری	کم نہیں ہوئی نراکت سے نفاہت میری
خاک مٹکے کی شب وصل میں حسرت میری	حسرت دیدن کھنے پہ بڑی جاتی ہے	جان لیکر بھی نہ جا لگی یہ حسرت میری
میں ہوں اور کوئی نہان حضرت واعظ حضرت	آچکا باغ ارم ہے تو یہ جنت میری	یار کے پاؤں گارین ہیں غبار آلودہ
یہی آئے ہیں مٹا کر ابی تربت میری	وہ دغا باز ہو کا فرین سلمان سید ہا	وائی قسمت کہ لڑی کس سے ہے قسمت میری
کتے ہیں دیکھ کے للچائی ہوئی آنکھ مری	یہ مٹا جاتا ہو کیوں دیکھ کے صورت میری	تسا معشوق جہانمیں ہے نہ عاشق مجھ سا
شکل شکل ہے حسرت ہے یہ حسرت میری	میں نہ کہتا تھا غم مجھ میں مر جاؤں گا	ای ستمگر تری غفلت ہے کہ غفلت میری
وصل چاہوں تو یہ کتنے ہیں کہ مرنا ہی نہیں	روز کجاست کیا کرتا ہے منت میری	تم مری شکل سے بیزار میں قربان تم پر
وہ لیاقت ہے تمہاری یہ لیاقت میری	آنہ دیکھ کے کتنے ہیں کہ آفت ہوں میں	کس طرح جیتے ہو تم دیکھ کے صورت میری
ذکر جانان سے ہو کثرت میں ہی شد حاصل	کیا تصور ہے کہ جلتوں میں خلوت میری	دہ سنورتے ہیں اور آئینہ دکھاتا ہوں میں
بڑے کے ہی بخت سکندر سے ہی قسمت میری	میکش نمکدہ حضرت نازش ہوں میں	کیوں کلامی نہوستانہ طبیعت میری

کیف - زبانش چون سین - حافظ عالمگیر خان خلیف جہانگیر خان عمر تحفینا ۳۵ سال صاحب دود دیوان یکے عاشقانہ و دو منعتیہ شاگرد مراد شاعر استاد حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی - انہوں نے اگرچہ مولف کے کچھ برای نام پڑا ہے مگر شعر گوئی میں اس قدر ملکہ پڑا ہوا ہے کہ انکی طبیعت خدا واد شاعر کے نزدیک قابل تحسین اور یہ غزل انکی طبع زاد ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص صاحب استعداد ہے۔

غیر کی شکل رہے یار ہے صورت میری	خود مٹے ورنہ مٹا دے مجھے حسرت میری	پڑ گئی اور خرابی میں مصیبت میری
تیری خوین گئی بگڑی ہوئی قسمت میری	خاک اور انگلی مرے بن کہ دورت میری	پہر کے گھر گھر مجھے ڈھونڈتے ہیں مصیبت میری
مٹے چپا تے ہو بخت دیکھ کے صورت میری	غیر میں تو نہیں گر غیر ہے حالت میری	میری ناکامی کا پتلا ہے کہ میں ہوں یار ب
نا امید کی ہے تصویر کہ صورت میری	کچھ نہ آیا مجھے لیکن تری الفت آئی	سب کچھ آیا تجھے آئی نہ محبت میری
دکھواؤ ٹھنہ نہ دیا اشک کو گرنے نہ دیا	واہ رخصت مرا واہ رفاقت میری	عرق اوں صہیں جس پر نہیں غصہ کے سبب
رور ہی ہو مر لکھ کو یہ قسمت میری	سانے غیر کے کب پردہ نشین آتے ہیں	دل میں چپ جاؤ گے آتے ہی طبیعت میری

نام بیمار	نام پزشک	نام موضع	غیر فزود	کل رقبہ	کیفیت	
۱۱	نونک	بگڑھی	بلکڑه	ماله مگه ۲ بسوه	اسما مگه ۳ بسوه	اسما مگه ۵ بسوه
۱۲	"	"	بشیر پورہ	لعگه ۱۲ بسوه	کامه بگه ۵ بسوه	کامه مگه ۱۴ بسوه
۱۳	"	"	بیجواڑ	الاعگه ۸ بسوه	کامه مگه ۱۳ بسوه	اعطالعگه ۱۱ بسوه
۱۴	"	"	بورکنڈی خرد	ماله مگه ۸ بسوه	اعمال مگه ۱۲ بسوه	اعمال مگه ۲ بسوه
۱۵	"	"	پرانہ	صما مگه ۱۵ بسوه	للع مال للعگه ۱۹ بسوه	لعمما مگه ۱۲ بسوه
۱۶	"	"	پانرڈیہ	اعمال للعگه ۱۳ بسوه	الاع مگه ۱۸ بسوه	صما مگه ۱۱ بسوه
۱۷	"	"	جولا	صما مگه ۱۲ بسوه	اعمال للعگه ۱۲ بسوه	صما مگه ۱۲ بسوه
۱۸	"	"	جوال	الاع مگه ۳ بسوه	الاع مگه ۱۸ بسوه	صما مگه ایک بسوه
۱۹	"	"	چوکائین	کامه مگه ۱۵ بسوه	الاع مگه ۳ بسوه	اعمال مگه ۱۸ بسوه
۲۰	"	"	دوایہ	صما مگه ۲ بسوه	الاع مگه ۱۸ بسوه	الاع مگه
۲۱	"	"	ڈانڈہ ترکی	الاع مگه ۸ بسوه	صما مگه ۱۲ بسوه	صما مگه ۱۲ بسوه

مکتبہ اسلامیہ جامعہ اسلامیہ
کراچی

و کتب و نسخ و تصانیف و کتب خطی و کتب چاپی
و کتب نفیس و کتب نایب و کتب کمیاب

و کتبه است به خط کوفی که در آنجا
و کتبه است به خط کوفی که در آنجا

[illegible][illegible][illegible]

۱۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۲۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۳۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۴۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۵۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۶۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۷۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۸۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۹۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے
 ۱۰۔ تہمتیں لگائی گئیں کہ وہ ایک عورت سے

[illegible]

تیز ہوتا ہے اگر خیر عصیان مجھ سے پر
وہاں بجاتی ہوا کرتی رحمت میری
کرم دہر خدا شافع امت میری
کچھ نہ ہستی تھی مری ہاں مگر کچھ نہ ہون

ہر جو مطلوب خداوند جان او کو ہر
اوسکا طالب ہونیں اسد رحمت میری

مائل۔ جو دت مشاغل حافظ حمید اللہ خان صاحب صوبہ دار ملٹن خاص حضوری عمر تحفینا ۳۵ سال۔ انہوں نے ابتداء میں
جناب منشی نیاز علی خان صاحب غزل پر اصلاح لی بعد ازاں حضرت عاشق کو غزل دکھائی انکا یہ کلام ہے۔

غیر سے اونکو سوا ہے مگر الفت میری
دسمدم رہتی ہوں پر جو شکایت میری
کیجئے کیجئے امت سے شکایت میری
تو فدا داری میں ہوں وفا سے عاری
ہوں وہ مظلوم گواہوں کی ضرورت ہی نہیں
بیگنا ہی مری وان کی شہادت میری
رنگ پر رنگ لے لگی صورت میری
غیر سے ملے ملین مجھ سے وہ توبہ توبہ
اچھی صورت نظر آتی ہے تو کیسا کیسا
کہ خدا بنے دکھائے تمہیں صورت میری
اپکو غیر او سے آپ مبارک ہیں کون
گدگداتی ہوں مرنے لگو طبیعت میری
جان لے تھکوا بھی کہے گی صد چکر میں
مہربان آپکو کیوں ہوگی محبت میری
آئینہ سے بھی مکر رہی کدورت میری

مشتاق۔ بکلام اردو مشتاق۔ مشتاق احمد عطار خد شکر از حضوری خلف محمد عبدالقادر چو بدار سرکاری شاگرد حافظ عالمگیر
کیف تلمیذ سرآمد شاعر استند حضرت اسد لکنوی سلمہ اللہ القوی۔ عمر تحفینا ۳۵ سال انکا یہ کلام ہے۔

غیر اس رنج سے کیونکر نہو حالت میری
کہ وہ اغیار سے کرتے ہیں شکایت میری
سب پہ کھل جائیگی اگر روز حقیقت میری
مجاہد کھینچتے ہیں غیر کو اچھا سمجھیں
نام لیلیٰ نہ رہا ہے ترا چہ چا گھر گھر
دھوم مچوئی تھی ہو گئی شہرت میری
آئی اور آئی ہی کیسے پہ طبیعت میری
جیتے جی دل سے یہ نکلے مجھے ایندین
تارے گنٹا ہوں سحر تکتی لفظوں کی قسم
آنکھ دم بہر نہیں لگتی شبقت میری
جان نکلتی ہو کسی طرح نہ حسرت میری
یوں نہ دیکھا تو انہیں غم ابھن دیکھا جا کر
یوں سیر اوقت میں پھنسا رکھا ہے
ہوشیار کی تو اچھی ہی غفلت میری

نمبر	نام گنبد	نام شخص	مرزومہ	غیر مرزومہ	کل ترسہ	کیفیت
۳۳	توتک	بگڑی	علی نگر مرزا پور	سما صگہ ۶ بسوہ	سما صگہ ۳ بسوہ	امالہ صگہ ۱۰ بسوہ
۳۴	"	"	فضل پورہ	امالہ صگہ ۱۰ بسوہ	اسما صگہ ۱۴ بسوہ	سم ما صگہ ۶ بسوہ
۳۵	"	"	کنڈویا	امالہ صگہ ۱۵ بسوہ	امالہ صگہ ۴ بسوہ	اصما صگہ ۱۹ بسوہ
۳۶	"	"	کاشی پورہ	امالہ صگہ ۶ بسوہ	اصما صگہ ۱۲ بسوہ	سم ما صگہ ۱۸ بسوہ
۳۷	"	"	کریم پورہ	حالیہ صگہ	مالہ صگہ ۱۹ بسوہ	لا مالہ صگہ ۱۹ بسوہ
۳۸	"	"	کور پڑی	امالہ صگہ ۸ بسوہ	اسما صگہ ۱۱ بسوہ	سم مالہ صگہ ۱۹ بسوہ
۳۹	"	"	کوڑ پڑہ	اسما صگہ ۸ بسوہ	امالہ صگہ ۱۲ بسوہ	اصما صگہ
۴۰	"	"	کشن پورہ	سامیہ صگہ ایک بسوہ	مالہ صگہ ۱۹ بسوہ	لا مالہ صگہ
۴۱	"	"	گانگا پورہ	مالہ صگہ ۶ بسوہ	امالہ صگہ ۱۰ بسوہ	امالہ صگہ ۱۴ بسوہ
۴۲	"	"	گڈہ رام داس	مالہ صگہ ۱۰ بسوہ	امالہ صگہ ۱۳ بسوہ	امالہ صگہ ۳ بسوہ
۴۳	"	"	گوہر دین پورہ	امالہ صگہ ۱۲ بسوہ	سما صگہ ۱۱ بسوہ	اصما صگہ ۳ بسوہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱- کتب معتبره
 ۲- کتب معتبره
 ۳- کتب معتبره
 ۴- کتب معتبره
 ۵- کتب معتبره
 ۶- کتب معتبره
 ۷- کتب معتبره
 ۸- کتب معتبره
 ۹- کتب معتبره
 ۱۰- کتب معتبره

[illegible]

استاد بزرگوار را که در این شهر متولد شده است و در این شهر
در سال ۱۰۸۵ هجری قمری درگذشته است و در این شهر دفن شده است

و سترت سبب بی تو ای خنجر خنجر
 و سترت سبب بی تو ای خنجر خنجر

جہ جہاں سے تیرے لئے ہے
وہ جہاں سے تیرے لئے ہے
وہ جہاں سے تیرے لئے ہے
وہ جہاں سے تیرے لئے ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۱

در تریه کتیبه ای است که در این شهر است
در تریه کتیبه ای است که در این شهر است

[illegible]

[illegible]

کثرت یاس سے مطلق نہیں جو یا جمال
لاکھ کی ایک گو اہی ہے شہادت میری
رغز کی بات اشار نہیں ہر کھدیتے ہیں
دل جو دیدوں تمہیں کیا آئی ہو شام میری
دونوں جانب سے جو مہ لطف ہواں الفت کا
اگر کی سنگ دریا سے قسمت میری
کعبہ بل کو او جاڑا تو صنم کچھ نہ کیسا
میں ہوا دفن تو شوق ہو گئی تربت میری

کسی ٹوٹی ہوئی امید ہو ہمت میری
آپکے عشق میں ہر رنگہ روغن ہی نہیں
عین علوت ہی میں ہو جاتی ہو خلوت میری
جو نہ نکلتا ہو رشتہ سے وہ ہوا قرار جمال
چاہئے آپ تو پھر دیکھئے چاہت میری
وادی قسمت کہ سیما ہے مراد شمع جان
یہ نہ سمجھے کہ کمان جا بگلی الفت میری
ارکے پکا کو نہ سینے سے نکال دی چراغ

خون ناحق مرا ثابت ہو مرے قاتل پر
میری آنکھوں کے ذرا دیکھئے صورت میری
قہر مہلت نہ ہوا فت ہو غضب ہو صاحب
جو نہ نکلی کر دل سے وہ ہو حسرت میری
سجہ ٹکرائے کے کعبہ میں ہوئے مجھ پر فرض
نہیں منظور یا رکھو صحت میری
چاکل کی نہ گئی بعد فنا ہی تاثیر
وہ کہی یہ کہ نہیں لاوا امانت میری

توڑا دم کا دم مرگ ہو مشکل نا ظہر کثرت ضعف سے نازک ہو یہ حالت میری

یاس۔ بلاغت اساس۔ سید شرف الدین احمد خلیف سید نظام الدین ابن سید محمد اسحق صاحب ساکن قندیم صغنی آباد
عرف رامپور حال خوشباش ریاست محمد آباد عرف ٹونک شاگرد رشید مولوی حکیم سید حیدر احمد صاحب اسعد۔ عمر ۲۵ سالہ پیش ازین
علیگندہ علاقہ ریاست ٹونک کے سات برس مدرس ہوا چند روز مدرس ناصر علیہ اسلام کے مدرسین طبیعت کا عجیب لک ہو کلام کا طرہ دہنگ ہو۔

چارہ گر غیر کی نفرت ہو غیرت میری
اور کچھ حد سے سوا بڑھ گئی ہمت میری
درد و درمان ہو مرنج ہو راحت میری
ورنہ سوا بار نکل آئی ہو صورت میری
اب نہ کچھ میل کی لذت ہو نہ آزار فراق
ہمنشیدوں سے ہی ہر وقت شکایت میری
خود ہوں گم گشتہ مگر ڈھونڈ رہا ہوں گنجو
ہو تری بزم سے بہتر کہیں خلوت میری
ہم سمجھتے ہیں نہ آئینے دم آخر وہ

غیر ہوتی نہیں حالت شب فرقت میری
سخت حیرت ہو نہیں دیکھئے حیرت میری
غم سے خوش رہتی ہو ہر وقت طبیعت میری
جان نہیں خون نہیں اشک نہیں آنہ سین
دل ہو وہ دل داغ طبیعت و طبیعت میری
جان نکلی تو مرے دل نے کہا ملکہ ہاتھ
ہیں کچھ ہوش کہ حیرت میں ہو شہ میری
میں تو لے بیکیسی عشق تجھے مان گیا
اپنی آنکھوں کے نہ دیکھیں یہ حالت میری

کی کسی نے جو نہ الفت میں فناقت میری
اتنہ بن گئی بگڑی ہوئی صورت میری
ہاں غیرت نے مجھے حال بد لئے نہ دیا
دل سے کس طرح نکل سکتی ہو حسرت میری
ہیں خفا مجھ سے مگر صبر نہیں ہو سکتا
تو چلیاں در رہی جاتی ہو حسرت میری
تو ہی تو یوں ہو فقط غیر کیا میں ہی نہیں
کیا کہوں تو لئے بڑائی ہو جو ہمت میری
یاس سو رنگ زمانے کو بدلتے دیکھا

نام و موضع	مزد و ع	غیر مزد و ع	کل رتبہ	کیفیت
۵۵	توٹک	بگڑی	ہاڑی خرد	۱۵ بوسہ
۵۶	"	"	ہری پورہ	۱۶ بوسہ
۵۷	"	"	حمرہ پورہ	۱۷ بوسہ

تعداد مواضع تحصیل سونامع رتبہ

از روئے پیمائش سنہ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۲۹۸ھ فصلی

نام و موضع	مزد و ع	غیر مزد و ع	کل رتبہ	نام و موضع	مزد و ع	غیر مزد و ع	کل رتبہ
۱	توٹک سولوا	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ	۲	توٹک سولوا	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ
۲	الند پورہ	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ	۳	اوتھی ٹانہ	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ
۳	احمد پورہ جاندو	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ	۴	بارہ عبد اللہ پورہ	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ
۴	مینر خان	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ	۵	ارینان بگڑی	۱۶ بوسہ	۱۷ بوسہ

تصویر جناب سید احمد علی صاحب متخلص بہ آبر و مصنف تاریخ ہذا



نام برض	مزرعه	غیر مزرعه	کل قریه	نام برض	مزرعه	غیر مزرعه	کل قریه
۳۱	توتک	سونوا	محمد گنج عت	توتک	سونوا	۴۱	توتک
۳۲	علیم پوره	صا	محمد گلد	صا	۴۲	صا	۳۲
۳۳	عثمان پوره	صا	محمد گنج عت	صا	۴۳	صا	۳۳
۳۴	عثمان پوره	صا	محمد گنج عت	صا	۴۴	صا	۳۴
۳۵	غفور پوره	صا	عینه گان	صا	۴۵	صا	۳۵
۳۶	کابره	صا	سنداس	صا	۴۶	صا	۳۶
۳۷	کریم پوره	صا	مولائی پوره	صا	۴۷	صا	۳۷
۳۸	گوهر پوره	صا	ناصر پوره	صا	۴۸	صا	۳۸
۳۹	گنظی	صا	وزیر پوره	صا	۴۹	صا	۳۹
۴۰	لوار	صا	رحیم پوره	صا	۵۰	صا	۴۰

